نوحہ

اُدھر تو فتح کی فوجِ عدو میں شادمانی ہے
اِدھر انصارِ شہ پر تین دن سے بند پانی ہے

اُدھر تو آتشِ غیظ و غضب سے سرخ ہیں ناری
اِدھر رنگِ رخِ شہ مثلِ خورشیدِ ارغوانی ہے

علی اکبر کی صورت دیکھ کر ہر ایک کہتا ہے
پسر سرور کا یہ احمد کی تصویر جوانی ہے

کمر بھی خم ہے، دل بھی ہے شکستہ شہ کا صدموں سے
اور اس پر قہر یہ بیٹے کی میت بھی اٹھانی ہے

گلے میں طوق، بیڑی پاؤں میں ہاتھوں میں ہتھکڑیاں
گرے پڑتے ہیں عابد راہ میں یہ ناتوانی ہے

چلا مرنے جواں بیٹا تو سرور نے کہا رو کر
الٰہی خیر کرنا یہ پیمبر کی نشانی ہے

اُدھر تو فوجِ کوفہ نہر سے سیراب ہوتی ہے
اِدھر سبطِ نبی پر تین دن سے بند پانی ہے

تڑپتی ہیں مثالِ برق پیاسوں کے لیے موجیں
تلاطم میں اسی سے العقمہ کا آج پانی ہے

تمنا کربلا جانے کی رہتی ہے سدا دل کو
اگر ہے تو یہی اک فکر کو رنج نہانی ہے